جناب عبدالسلام عبدالقادر جامعی سرسی

محفل میلاد النبی ﷺ کی تاریخ اور شرعی حیثیت

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (الاحزاب: ۲۱)

آج ہم لوگ مسلم معاشرے پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ آج اکثر مسلمان شرک وبدعت میں ڈوبے ہوئے ہیں، قرآن مجید اور احادیث مصطفی ﷺ سے ناواقفیت کی بنا پر ایسی ایسی غلط رسموں کو اپنا رہے ہیں اور ایسی ایسی بدعات وخرافات کو فروغ دے رہے ہیں جن کا کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ انہیں بدعات وخرافات میں سے ماہ ربیع الاول کی ۱۲رتاریخ کو میلاد النبی کے نام سے موسوم ایک عید منائی جاتی ہے۔

آپکی ولادت باسعادت کا دن پیر ہے۔ مورخین ہی کی متفقہ رائے نہیں بلکہ خود نبی اکرم ﷺ کی بیان کردہ ایک حدیث جو صحیح مسلم میں ہے حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے پیر کے روزے کی بابت سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ذلک یوم ولدت فیہ ویوم بعثت او انزل علی فیہ" (صحیح مسلم: کتاب الصیام) یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی اور اس دن میری بعثت ہوئی یا اسی دن مجھ پر وحی نازل کی گئی۔

اور اسی طرح پیر کے دن ہی آپ ﷺ کی وفات ہوئی اس پر بھی اہل علم کا اتفاق ہے۔ رہا معاملہ تاریخ ولادت کا اس سلسلے میں آپ ﷺ سے کوئی روایت نہیں ملتی، البتہ سیرت ابن اسحاق کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوئے یعنی جس سال ابرہہ اور اس کے لشکر نے بیت اللہ شریف پر حملہ کرنے کی ناپاک سعی کی اور غضب الٰہی کا شکار ہوئے تھے۔ (ابن اسحاق، سند جید کذا قالہ البناء فی الفتح الربانی: ۲۰ر۱۹۰)

امام سہیلیؒ نے نقل کیا ہے کہ ابرہہ ماہ محرم میں مکہ آیا تھا اور آپ ﷺ اس واقعہ کے پچاس دن بعد پیدا ہوئے جب کہ امام سہیلیؒ اور محمد بن اسحاقؒ کے بقول جمہور اہل علم کا مسلک یہی ہے۔ (الفتح الربانی للبناء: ۲۰۔۱۹۰)

مشہور مفسر ومورخ حافظ ابن کثیر نے اپنی تاریخی کتاب "البدایۃ والنہایۃ" میں لکھا ہے کہ جمہور کا مسلک یہ ہے کہ آپ ﷺ ماہ ربیع الاول میں پیدا ہوئے لیکن آپ ﷺ ماہ کے اول یا وسط میں یا آخر میں پیدا ہوئے اس بارے میں اختلاف ہے، اور ابن کثیرؒ نے بعض سیرت نگاروں اور مورخین کے اقوال بھی نقل کیے ہیں۔ کسی نے کہا: آپ ﷺ ۲رربیع الاول کو پیدا ہوئے اور کسی نے کہا کہ ۸، کسی نے ۱۰، کسی نے ۱۲، کسی نے ۱۷، کسی نے اٹھارہ اور بعض نے

۲۲ ربیع الاول کہا ہے،اور ابن کثیر نے کہا کہ ان تمام اقوال میں راجح دو قول ہیں،ایک ۱۲ ربیع الاول اور دوسرا ۸ ربیع الاول اور ابن کثیرؒ نے ۸ ربیع الاول ہی کو راجح قرار دیا ہے جو امام حمیدی نے ابن حزم سے نقل کیا ہے اور کئی دیگر ائمہ کرام نے اسکی تائید کی ہے۔(البدایۃ والنہایۃ،امام ابن کثیر:۲/۲۵۹تا۲۶۲)

امام طبری اور امام ابن خلدون نے ۱۲ ربیع الاول کو اختیار کیا ہے۔(رحمۃ للعالمین:۱/۴۰،حاشیہ) اور ابن جوزیؒ نے ۱۰ ربیع الاول کو اولیت دی ہے۔(الوفا باحوال المصطفیٰ طبع ریاض:۱/۱۵۴) جب کہ ماضی قریب کے دو عظیم سیرت نگاروں میں سے علامہ قاضی سید سلیمان منصور پوریؒ نے اپنی کتاب رحمۃ العالمین اور علامہ شبلیؒ نے سیرت النبی ﷺ میں ۹ ربیع الاول بمطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء کو از روئے تحقیق جدید صحیح ترین تاریخ ولادت قرار دیا ہے۔ (سیرت النبیؐ علامہ شبلی:۱/۱۷۱،رحمۃ العالمین:۱/۴۰،حاشیہ) اور اسی تاریخ کو محمد طلعت عرب نے تاریخ دوم العرب میں صحیح قرار دیا ہے۔(رحمۃ العالمین:۱/۴۰،حاشیہ)

مصر کے معروف ماہر فلکیات اور معروف ہیئت دان محمود پاشا نے اپنی کتاب "التقویم العربی قبل الاسلام وتاریخ میلاد الرسول وھجرتہ" میں دلائل ریاضی کی رو سے متعدد زائچے بنا کر ثابت کیا ہے کہ آپ ﷺ ۹ ربیع الاول کو پیدا ہوئے اور تحقیق کے ساتھ یہ بات ثابت کی ہے کہ جو لوگ ۱۲ ربیع الاول کو یوم ولادت مصطفیٰ کہتے ہیں وہ غلط ہے کیوں کہ ۱۲ ربیع الاول پیر کو نہیں آتا اور آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ پیر کو پیدا ہوئے اور پیر صرف ۹ ربیع الاول کو آتا ہے۔البتہ ۱۲ ربیع الاول آپ کی وفات کا دن ہے اور محمود پاشا نے اس بات کو مختلف دلائل وبراہین کیساتھ ثابت کیا ہے۔تفصیل کیلئے دیکھئے۔(سیرت النبیؐ:۱/۱۷۱-۱۷۲،طبع قرآن محل کراچی)

خلاصہ بحث یہ ہے کہ سرور کائنات ﷺ ۹ ربیع الاول موسم بہار دوشنبہ پیر کے دن عام الفیل بمطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ء کو مکہ معظمہ میں بعد از صبح صادق وقبل از طلوع نیر عالم تاب پیدا ہوئے۔(رحمۃ العالمین)

آج ہمارے نام نہاد مسلمان بھائی جس تاریخ میں خوشیاں منا رہے ہیں وہ نبی ﷺ کی پیدائش نہیں بلکہ وفات کا دن ہے،افسوس! سرور کائنات ﷺ کی وفات پر خوشیاں..........

محفل میلاد کا موجد کون؟

جب خلافت عباسیہ کا زوال ہوا اور اسلامی مملکتیں ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں،عقائد بگڑنے لگے،اسلام کے نام پر دشمنان اسلام نے اسلامی لبادہ اوڑھ لیا اور رافضی،شیعوں نے جو اپنے آپ کو فاطمی کہتے تھے،محبت رسول کا نعرہ لگا کر مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں لینا شروع کیا اسی دور میں یعنی ساتویں صدی ہجری کے اوائل میں یعنی ۶۲۵ میں سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کے بہنوئی اور موصل کے قریبی شہر اربل کے گورنر ملک مظفر ابوسعید کوکبری نے اس محفل میلاد کو رائج کیا اور اسے بڑھاوا دیا۔

مولف "الابداع فی مضار الابتداع" نے لکھا ہے کہ عیسائیوں کے کرسمس کو دیکھ کر مصری فاطمیوں سے جشن میلاد کو رواج دیا۔ اور اس میلاد کے جواز کا فتوی سب سے پہلے ملک مظفر کے عہد کے ایک مولوی شیخ ابوالخطاب بن دحیہ نے دیا اور اس سلسلے میں اس نے ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام اس نے "التنویر فی مولد البشیر النذیر" رکھا، میلاد کے نام پر یہ کتاب ساتوی صدی میں لکھی گئی، اور اس کتاب کی تصنیف پر ملک ظفر نے اسے ایک ہزار دینار بطور انعام دیا۔ (البدایۃ والنہایۃ: ۱۳/۷، ۱۳۷)

محفل کے موجدوں کے سلسلے میں ائمہ ومحدثین کے اقوال:

۱۔ علامہ جلال الدین السیوطیؒ حاوی کے اندر ذکر کرتے ہیں کہ محفل میلاد النبی کو جس نے ایجاد کیا اس نے محفل میلاد کے موقع پر عام دسترخوان بچھانے پر حکم دیا جس پر اس نے ۵۰۰۰ ہزار بھنی ہوئی بکریاں اور ۱۰۰۰۰ بھنی ہوئی مرغیاں اور ایک لاکھ مکھن اور تیس ہزار حلوے کی پلیٹیں لگائی اور دور دراز کے صوفیوں اور پیر نما علماء کو محفل سماع کے لیے بلوایا اور یہ محفل میلاد ظہر تک جاری رہی جس میں ناچ گانے کا بہترین انتظام کیا گیا اور اسی محفل میں نبی کی ذات مبارکہ کے بارے میں غلو بھی کیا گیا، جس میں بادشاہ ملک مظفر سمیت تمام پیر نما علماؤں نے ناچنا شروع کیا۔ (البدع الحولیۃ: ۱۸۲۔ البدایۃ والنہایۃ: ۱۳/۱۳۱، الحاوی: ۱/۱۸۹۔ ۱۹۰)

۲۔ علامہ تاج الدین الفاکہانیؒ اپنی کتاب "رسالۃ المورد فی الکلام علی عمل المولد" میں رقمطراز ہیں: عید میلاد کی کتاب وسنت کی روشنی میں کوئی شرعی حیثیت نہیں اور نہ اس کا کوئی اصل ہے بلکہ یہ ایک بدعت ہے جسے باطل پرستوں اور پیٹ پجاریوں نے ایجاد کیا ہے۔

۳ علامہ ذہبیؒ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں: کان یدعی اشیاء لاحقیقۃ لھا" کہ ابوالخطاب بن دحیہ ایسی ایسی باتیں گھڑتا تھا جس کی کوئی حقیقت نہیں۔

۴۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ جو صاحب فتح الباری کے نام سے مشہور ہیں وہ اپنی کتاب "لسان المیزان" میں رقمطراز ہیں: خبیث اللسان احمق شدید الکبر قلیل النظر فی امور الدین متحاویلاً" یعنی ابوالخطاب بن دحیہ بدزبان تھا، متکبر تھا، تنگ نظر اور دینی معاملوں میں قلیل النظر تھا۔ لسان المیزان ۴/۲۹۶۔ ۲۹۷)

۵۔ ملک مظفر محفل میلاد میں بھانڈ، مراثی، راگ ورنگ اور ناچنے والوں کو جمع کرتا اور راگ سنتا اور گانا باجا سن کر خود بھی رقص کرتا تھا۔ (البدایۃ والنہایۃ: ۱۳/۷، ۱۳۶۔ ۱۳۷)

ملک مظفر بادشاہ جس نے محفل میلاد کو ایجاد کیا کیسے سنت رسول کا پیکر بن سکتا ہے جو ناچنے اور گانے والوں کے ساتھ خود بھی ناچے اور گائے وہ شریعت حقہ کا پاسدار کیوں کر ہو سکتا ہے۔

۶۔ مولوی ابوالخطاب بن دحیہ کو کبار علماء حدیث نے کذاب، ناقابل اعتبار، غیر صحیح النسب، بے تکی اور فضول

باتیں کرنے والا قرار دیا ہے۔ (البدایۃ والنہایۃ: ۱۳؍۷۔۱۳۷) میلاد النبی کے ایجاد کرنے والوں کی یہ حقیقت ہے تو میلاد النبی منانا کیسے جائز ہوسکتا ہے۔

محفل میلاد کی ابتداء اور دور حاضر میں اس کی کیفیت:

محفل میلاد النبی صوفیوں، پیر نما شکم پرور علماء سوء کے ذریعہ رائج کردہ ایک بدعت ہے، شروع میں ایسا ہوتا کہ چند آدمی ایک جگہ جمع ہوتے، میلاد کا تذکرہ ہوتا کہ آپ ﷺ فلاں گھر میں، فلاں دن، فلاں تاریخ کو پیدا ہوئے، پھر آہستہ آہستہ قیام بھی شروع ہوا، جس میں کہا جانے لگا دم بدم پڑھو درود، حضرت بھی ہیں موجود، یا نبی سلام علیک، یا رسول اللہ سلام علیک، پھر چند منٹوں کے بعد اپنی محفلوں میں قیام کرنے لگے، پوچھا گیا تو کہنے لگے کہ اللہ کے نبی کی سواری آرہی ہے، ہم نبی کے استقبال کے لیے کھڑے ہیں۔ اسی قیام کی اکثر علماء نے تردید کی اور اسی پہ کتابیں لکھی جانے لگی کہ آیا قیام جائز ہے یا نہیں۔ پھر ایک زمانہ آیا کہ یہ تمام چیزیں ختم ہوگئیں، مسجدوں میں بیٹھ کر ذکر رسول کرنے والے بھی گئے، پھر آہستہ آہستہ قوم مسلم بازاروں میں نکل آئی، ہری جھنڈیاں نظر آنے لگیں، پہلے تو ایسی ابتدا تھی کہ لوگ بازاروں میں جاتے، ذکر ہوتا، درود وسلام اور نعت پڑھتے اور چلے آتے، پھر ایک وقت آیا کہ یہ تمام چیزیں بھی گئیں، آج یہ قوم مسلم اس اسٹیج پر آ کھڑی ہے کہ تبلے آگئے، سارنگیاں آگئیں، جن کو آپ ﷺ نے منع فرمایا تھا، مزامیر، ڈھول تاشے اور ناچ گانے آگئے جو کبھی رنڈیوں اور طوائفوں کا کردار تھا وہ آج مسلمانوں میں آگئے، حتی کہ ظلم کی انتہا ہوگئی، آج کچھ نام نہاد مسلمان مصنوعی داڑھیاں لگا کر جلوس کرتے ہیں، بناوٹی داڑھیاں لگا کر ناچتے ہیں، مسلمانو! غور کرو اگر یہی داڑھی ایک غیر مسلم لگاتا تو فسادات عام ہوتے، لیکن فسادات اس لیے نہیں کہ آج یہی مصنوعی داڑھی ایک مسلمان ابی بن سلول کا لبادہ اوڑھ کر سنت کا مذاق اڑا رہا ہے، لیکن کوئی کچھ کہنے کے لیے تیار نہیں، اتنا ہی نہیں بلکہ آج ہمارے معاشرے میں شریعت کا جنازہ اٹھایا جارہا ہے، یہ لوگ اپنے آپ کو اہل سنت اور عاشق رسول ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ کس طرح دین مصطفیٰ کا تمسخر اڑاتے ہیں اور انہیں حیا بھی نہیں آتی، خدا کی قسم ایسا مذاق تو ابوجہل اور ابولہب نے بھی نہیں اڑایا تھا۔

یہ تمام کام کرتے ہوئے پھر بھی یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ ہم عاشق رسول ہیں، یہی نہیں ۱۲؍ربیع الاول کو کہیں بیت اللہ شریف بنایا گیا ہے تو کہیں حجر اسود رکھا گیا ہے کہیں مسجد نبوی بنائی گئی ہے تو کہیں روضہ گنبد خضراء بنایا گیا ہے جس کا مرد اور عورتیں مل کر طواف کرتی ہیں اور روضہ اور جالی بنائی گئی ہے جسے لوگ چومتے ہیں اور اس کا احترام کرتے ہیں اور کہیں حضرت بلال اور دوسرے صحابہؓ کی شکلیں بنائی گئی ہیں۔

یہ لوگ محبت رسول کا دعویٰ کرتے ہیں ہمارے نبی کی سیرت پاک یہ تھی کہ آپ ﷺ بازاروں میں چیختا نہیں کرتے تھے آج انکے علماء بازاروں میں ناچ رہے ہیں، گرمی ہے تو بوتلیں چڑھائی جارہی ہیں، ٹھنڈی ہے تو چائے نوشی

کی جارہی ہے۔ نبی ﷺ کی ولادت کے دن پر کتنے محبت رسول کے دعویداروں نے روزہ رکھا اصل مقصد تو فوت ہے۔

آج کوئی صحیح العقیدہ شخص ان جلوسوں میں حاضر نہ رہے یا لوگوں کو ایسے ناجائز جلوسوں سے روکے اور انہیں آگاہ کرے تو طعنے دیے جاتے ہیں کہ فلاں کافر ہے وہ مشرک اور دشمن رسول اور غدار مصطفیٰ ہے۔

لوگو! ذرا غور کرو یہ میلاد تو ساتویں صدی ہجری کی پیداوار ہے اور اس سے پہلے کسی نے جلوس نہیں نکالا، حضرت ابوبکرؓ نے جلوس نہیں نکالا، حضرت عمرؓ نے، حضرت عثمانؓ، اور حضرت علیؓ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جلوس نہیں نکالا۔ کیا نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ یہ لوگ کافر تھے، اور آگے آیئے تمام ائمہ مجتہدین نے جلوس نہیں نکالا، حضرت امام ابوحنیفہؒ، حضرت امام مالکؒ، حضرت امام شافعیؒ، حضرت امام حمد بن حنبلؒ نے جلوس نہیں نکالا، تمام محدثین نے جلوس نہیں نکالا، حضرت امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابوداوُدؒ، امام ترمذیؒ، امام نسائیؒ، امام ابن ماجہؒ نے جلوس نہیں نکالا اور آگے آیئے حضرت عبدالقادر جیلانیؒ نے جلوس نہیں نکالا، شاہ اسماعیل شہیدؒ، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، نے جلوس نہیں نکالا کیا نعوذ باللہ یہ تمام کے تمام کافر دشمن رسول غدار مصطفیٰ تھے۔ آج گویا تم ہم کو نہیں بلکہ پورے سلف صالحین کو ائمہ محدثین کو، صحابہ کرامؓ کو گالیاں دے رہے ہو اور ہمارا عقیدہ ہے کہ جو سلف صالحین کو گالیاں دے وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے۔

جشن میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سلف صالحین کی نظروں میں:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ مجموع الفتاویٰ میں فرماتے ہیں: یاد رہے کہ غیر مشروع عید اور تقریبات کا اہتمام کرنا مثلاً بعض شبہات ربیع الاول کو زندہ رکھنا جنہیں شب میلاد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یا اس طرح رجب کی متعین راتوں کی عبادات اور تقریبات کا اہتمام کرنا یا آٹھ شوال کا جسے نادان لوگ عید الابرار کے نام سے یاد کرتے ہیں جبکہ یہ تمام کام ایسی بدعات اور محدثات ہیں جن کو سلف نے ناجائز سمجھا اور نہ ہی کبھی عملاً انجام دیا۔

اسی طرح شیخ الاسلام ابن تیمیہ اپنی معرکۃ الآراء کتاب: "اقتضاء الصراط المستقیم" میں رقمطراز ہیں: یقیناً یہ عید میلاد وغیرہ کا اہتمام سلف نے نہیں کیا حالانکہ ان کے زمانے میں اس سے کوئی مانع بھی نہیں تھا بلکہ امکانات میسر تھے، نیز فرمایا: اگر یہ خیر اور اچھائی کا کام ہوتا تو سلف خلف کے مقابلے زیادہ حریص اور عمل کے حقدار تھے کیوں کہ وہ ہمارے مقابل رسول اللہ ﷺ کی تعظیم واکرام میں نیز محبت میں زیادہ بلکہ یوں کہیں کہ ہر خیر میں زیادہ حریص تھے۔ اس کے علاوہ سلف صالحین کے اور بھی زیادہ اقوال ہیں، جن میں انہوں نے جشن میلاد کو بدعات وخرافات میں شمار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی بدعات سے بچا کر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کا مطیع وفرمانبردار بنائے۔